اک نئے پرچے کی میں ہر روز کر لیتا ہوں سیر
یوں ہی قاصد سال بھر نامے پہ نامہ لائے گا
کرنڈی ڈنڈا مجھ رنگیلے کا سلامت چاہیئے
بھنگ ہر جلے مرا داتا مجھے پلوائے گا
ہے غرض پرچے سے مطلب اس کے مالک سے نہیں
مجھ کو اس سے کیا وہ اس کو کس طرح چھپوائے گا
کاغذ کا بل کرے گا کس طریقے سے ادا
اور چھپائی کے لئے پیسے کہاں سے لائے گا
غرض ہے اس کا صبوحی میری پلوائے مجھے
بالیاں بی بی کی بیچے پرچہ بھجوائے مجھے
ـــــ ظفر علی خان

مگر جیسا کہ عرض کیا گیا ان دونوں قادر الکلام شاعروں نے زندگی اور معاشرے کے عالم گیر مسائل کی بجائے زیادہ تر اپنے اپنے زمانے کے ھنگامی مسائل ہی پر طنز کی ہے ۔ پس ان کے اس طنزیہ کلام کا مزید تذکرہ صحافت میں طنز و مزاح کے ضمن میں ہوگا ۔

اکبر الہ آبادی نے ھنگامی مسائل اور اکابر کے طرزِ عمل پر طنز کا آغاز کیا تھا لیکن دراصل ان کی طنز ان سماجی اور غیر سماجی رحجانات پر تھی جو اس زمانے میں بہت عام ہو رہے تھا ۔ شبلی اور بعد ازاں ظفر علی خان نے اکبر کی طنز کے صرف ایک پہلو کا تتبع کیا اور زیادہ تر ھنگامی مسائل اور اکابر کے طرزِ عمل پر طنزیہ لہجہ میں اظہار خیال کیا